Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱/

۳ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۶ ‖ ۲۴ اخاء ۱۳۳۱ ہش۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء ‖ نمبر ۲۴۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آمدہ رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج پھر ٹمپریچر ۹۹.۲ ہے۔ کھانسی بھی بڑھ گئی ہے۔ نقاہت اور غنودگی بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

وادئ نیل کی آزادی کا مطالبہ اٹل ہے اس میں کوئی ترمیم قبول نہیں کیجائیگی

قومی جشن کے موقعہ پر مصری افواج سے جنرل نجیب کا خطاب

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ آج سے تین مہینے پہلے مصر میں جنرل نجیب نے جو اقتدار حاصل کیا تھا۔ اس کی خوشی میں تمام مصری قوم آج جشن منا رہی ہے۔ اس موقعہ پر تمام سرکاری دفاتر اور ادارے بند رہے۔ قاہرہ میں ایک شاندار فوجی پریڈ کا اہتمام کیا گیا۔ جنرل نجیب نے پریڈ کا معائنہ کیا اور مارچ پاسٹ کے وقت سلامی لی۔ پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے جنرل نجیب نے اعلان کیا کہ وادئ نیل کی آزادی کا مطالبہ اٹل ہے۔ مصر اس میں کوئی ترمیم قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا مصر شہنشاہیت نہیں چاہتا۔ وہ صرف آزادی چاہتا ہے۔ اور اسی کا دل سے خواہاں ہے ؛

کرکٹ کے دوسرے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن ہندوستانی ٹیم ۱۰۶ رن بناکر آؤٹ ہوگئی

پاکستانی ٹیم نے کھیل ختم ہونے تک ۴۶ رن بنائے اور اس کا کوئی کھلاڑی آؤٹ نہیں ہوا

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ آج لکھنؤ میں ہندوستان اور پاکستان کے دوسرے ٹیسٹ میچ کی پہلی اننگ میں ہندوستانی ٹیم کل ۱۰۶ رن بناکر آؤٹ ہو گئی۔ پاکستان کی ٹیم نے کھیل ختم ہونے تک ۴۶ رن بنائے۔ اور اس کا کوئی کھلاڑی آؤٹ نہیں ہوا۔ پاکستان کی اس کامیابی کا سہرا فضل محمود۔ محمود حسین اور مقصود احمد کے سر ہے۔ ان کی شاندار بالنگ کی وجہ سے ہندوستانی کھلاڑیوں کو ایک ایک رن بنانے کے لئے بے حد جدوجہد کرنا پڑی۔ ہندوستانی ٹیم کے آؤٹ ہونے کے بعد پاکستانی ٹیم کے حنیف اور نذر محمد نے دو بجکر ۴۰ منٹ پر کھیل شروع کیا۔ اگرچہ کھیل کا آغاز بہت اچھا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ رن بنانے کی وجہ سے پاکستانی ٹیم کو اتنا فائدہ نہیں پہنچ سکا۔ جتنا کہ اس عرصہ میں پہنچ سکتا تھا۔ سوا دو گھنٹہ میں حنیف نے ۲۵ اور نذر محمد نے ۲۱ رن بنائے۔ ابھی وہ کھیل ہی رہے تھے کہ پہلے دن کا کھیل ختم ہو گیا۔ دونوں بڑی احتیاط سے کھیلتے رہے اور انہوں نے کوئی خطرہ مول نہیں لیا۔ ہندوستانی ٹیم کے کپتان امرناتھ برابر بولر بدلتے رہے۔ انہوں نے لگاتار چھ بولروں کو آزمایا۔ پاکستانی کھلاڑیوں کی آہستہ روی پر لکھنؤ کے تماشائیوں نے آوازے بھی کسے۔ لیکن انہوں نے اس کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور آخر تک مستقل مزاجی سے کھیلتے رہے۔ اور کھیل ختم ہونے سے پہلے آؤٹ ہوئے بغیر انہوں نے ۴۶ رن بنا ہی لئے۔ فضل محمود نے ۵۲ رنوں میں ۵ کھلاڑی آؤٹ کئے۔ اور محمود حسین نے ۳۵ رنوں میں ۳ کھلاڑی۔ مقصود احمد کی بولنگ کے نتیجہ میں ۱۲ رنوں میں ۲ کھلاڑی آؤٹ ہوئے ؛

پاسپورٹ سسٹم پر عملدرآمد کے انتظامات اطمینان بخش ہیں (ناظم الدین)

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پاسپورٹ سسٹم پر اچھی طرح عمل ہو رہا ہے۔ آج آپ نے کوئٹہ روانہ ہونے سے قبل کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاسپورٹ سسٹم پر عملدرآمد کے سلسلے میں میرے پاس ابھی تک کوئی خاص شکایت نہیں پہونچی ہے۔ آپ نے کہا اس کے نفاذ کے وقت جو حالات تھے ان کا لحاظ رکھتے ہوئے جملہ انتظامات خاصے اطمینان بخش رہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس کے نفاذ کی وجہ سے مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے جانے کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اگر کچھ لوگ گئے بھی ہوں گے۔ تو وہ اس کے نفاذ سے پہلے ہی چلے گئے ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ میں کوئٹہ کے دوران قیام میں بلوچستان کی مسلم لیگ کی ریڈ ہاک کمیٹی کے ناموں کا اعلان کردونگا۔ علاوہ ازیں پاکستان مسلم لیگ کا ایک عام اجلاس طلب کرنے کے سوال پر بھی غور ہو رہا ہے لیکن مجلس عاملہ کے ممبروں کا اعلان ہونے کے بعد پاکستان مسلم لیگ کونسل ہی اس کے متعلق آخری فیصلہ کریگی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند
من دعا ہائے بر و بار تو اے باغ و بہار
یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام
وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

(ترجمہ) ہر شخص اپنی نماز میں کوئی نہ کوئی دعا کرتا ہے لیکن اے باغ و بہار میں تو تیرے ہی پھلوں پھولوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ کے نبیؐ میں تو تیرے روئیں روئیں پر قربان ہوں۔ اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں۔ تو میں تیری راہ میں وقف کر دوں

(درثمین فارسی)

کینیا میں دہشت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں پھر شروع کردیں

نیروبی ۲۳ اکتوبر۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ کینیا میں دہشت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں پھر شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے آج نیروبی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں ایک بڑے قبائلی سردار کو قتل کر دیا۔ اسے گولی سے ہلاک کرکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ چند ہفتہ پہلے اس قبائلی سردار نے نیروبی کے قریب ایک جلسہ میں دہشت پسندوں کی خفیہ انجمن "ماؤ ماؤ" کی مذمت کی تھی۔ اس قتل کے سلسلہ میں ۱۲ افریقنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق وہاں کے یورپین باشندوں کو گمنام خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں لکھا ہوتا ہے کہ جس طرح آج تم ہمیں قتل کر رہے ہو۔ اسی طرح کل ہم تمہیں قتل کریں گے۔ کل دو افریقی باشندوں کو موت کی سزا دے دی گئی۔ ان پر ایک شخص کو قتل کرنے کا الزام تھا ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم بنت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ جو ۱۸-۱۹ اکتوبر کی درمیانی شب کو سوا گیارہ بجے پیدا ہوئی ہے۔ مکرم پیر معین الدین صاحب واقف زندگی کی بیٹی اور پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر حضرت امیر المومنین خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال فرمائے آمین اللھم آمین۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کراکر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا فرمائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دارالھجرت میں ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت قریباً دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

"آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہو اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس جلسہ کی غرض جماعت کے ظاہری و باطنی انتظام کو درست کرنا ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا معمولی نیکی نہیں بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ارشاد

"اے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(نظارت بیت المال ربوہ)

پاکستان کے متعلق ایک انگریز احمدی نوجوان کی قابل قدر مساعی

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ وکیل التبشیر

مسٹر عبدالحق پنڈر سکاٹ لینڈ کے ایک احمدی نوجوان ہیں۔ آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے کہ احمدیہ جماعت کے لٹریچر میں سے بعض مضامین کو بریل (Braille) میں شائع کیا ہے۔ (بریل وہ طرز تحریر ہے کہ جس سے موٹے ورق میں ایسے نقش ڈال دیئے جاتے ہیں کہ جو ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہاتھ سے چھوئے جا سکتے ہیں۔ اس سے نابینا اشخاص بھی مطالعہ کر لیتے ہیں) اس طریق پر گاہے گاہے کچھ نہ کچھ شائع کرتے رہتے ہیں۔ حال میں انہوں نے پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب مقیم لندن کا یوم پاکستان کا پیغام اسی طریق پر شائع کیا۔ چنانچہ لندن کے سرکاری پرچہ ہفتہ وار پاکستان نیوز مورخہ ۶ ستمبر ۵۲ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

نابیناؤں کی خدمت کے لئے قائم سوسائٹی Muslim Foundation for To Blind گلاسگو کی طرف سے ایک قابل ستائش کوشش کی گئی ہے۔ مسٹر عبدالحق پنڈر نے پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن کی یوم پاکستان کی تقریب پر تقریر کو بریل (Braille) میں شائع کیا ہے۔ یہ دنیا کے ان تمام ممالک میں شائع کی گئی ہے۔ جہاں پاکستانی مقیم ہیں۔ مسٹر پنڈر نے بیان کیا یہ پہلی دفعہ ہے کہ پاکستان کے ہائی کمشنر کی تقریر کو اشاعت کے لئے بریل میں ڈھالا گیا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر کے اوقات

تا اطلاع ثانی دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے حسب ذیل اوقات مقرر ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں

۸½ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک

۱۲¾ بجے بعد دوپہر سے ۳¼ بجے بعد دوپہر تک

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے

(ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"اے پاکیزگی کو ڈھونڈنے والو۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو۔ اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے۔ اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے سے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے تم دیکھتے ہو۔ کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسیطرح خدا شناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک وسیلہ ہے۔ سو وہ اترتا ہے اور خدا کا نور اس کے ساتھ یقینی ہوتا ہے۔ اور جبھی وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور پورے کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے۔ اسکو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں" (نزول المسیح صفحہ ۹۶-۹۷)

پتہ جات مطلوب ہیں

(۱) شیخ محمد حنیف صاحب ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آف فیروز پور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(۲) میاں اسلم وحید صاحب بی اے سٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ ریواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (۳) مسٹر محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے روڈ لاہور متصل امرت دھارا بلڈنگ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

(۴) موصی نظام الدین صاحب ولد گاندھی صاحب ساکن مکند پور ضلع جالندھر جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے دفتر کو فوراً مطلع فرمائیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی دفتر وصیت ربوہ کو مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری چھوٹی بچی عزیزہ امۃ الحی کو گیارہ دن سے لگاتار بخار ہے۔ درجہ حرارت بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ جملہ احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ میری بچی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔ (خاکسار مولوی محمد اعظم بوتالوی جسونت بلڈنگ لاہور)

(۲) احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور کرے۔ اور میرے کاروبار میں برکت دے (شیخ نیاز احمد کلاتھ مرچنٹ B-85 انارکلی لاہور (۳) مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب اسٹیشن ماسٹر لاہور کے نانا جان محترمی ماسٹر عبدالعزیز صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب کرام اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اُن کے ایک مقدمے کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ اس میں بھی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (۴) میرے مقدمے کی سماعت ابھی جاری ہے۔ احباب بندہ کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں (۵) ہمارے علاقہ میں بارش بالکل نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے فصلوں کی تباہی کا خطرہ ہے۔ احباب باران رحمت کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد امین خان مکان ۵۹۸ ڈی منشیاں گلی بنوں شہر صوبہ سرحد)

روزنامہ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۲۴ اکتوبر ۵۲ء

تحریک جدید کے سامنے کتنا عظیم کام ہے

کل کی اشاعت میں ہم نے مکرم انچارج صاحب امریکہ مشن کا ایک نہایت ضروری مضمون امریکہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق شائع کیا ہے۔ مکرم انچارج صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ

"اس ملک کے لوگوں کے کان نہایت وسیع پیمانے پر پراپیگنڈا سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر ہم اس ملک کی ساری لائبریریوں میں ہی قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ایک ایک نسخہ رکھنے کا پروگرام بنائیں تو اس کے لئے ہی کئی ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ہر گرجے میں ہی قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ رکھنے کا خیال کریں۔ تو اس کے لئے بھی قریباً تین لاکھ نسخوں کی ضرورت ہوگی۔ کجا یہ کہ اسلام کا پیغام ہر امریکن تک پہنچایا جائے بے شک جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اس ملک میں اسلام کا نام بلند کیا جا چکا ہے۔ اور بیس مختلف شہروں میں اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک ہزاروں شہر ایسے ہیں۔ جہاں پر ایک بھی مسلمان موجود نہیں امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں سے اکثر ابھی بالکل خالی پڑی ہیں۔ یہ کام وسیع۔ نہایت ہی وسیع پیمانے پر مالی اور جانی قربانی کا متقاضی ہے۔ اس کے لئے ہزاروں مبلغین۔ لاکھوں کتب اور کروڑوں ڈالروں کی ضرورت ہے۔"

اس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ "تحریک جدید" کے سامنے کتنا عظیم کام ہے۔ یہ صرف ایک ملک کا حال ہے۔ اور ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ ہم نے تمام دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا اور باری تعالےٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کرنا ہے۔

ہندو فرقہ پرست جماعتیں اور مسلمان

۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۲۳ اکتوبر) کے تسنیم مودودیوں کے ترجمان نے پہلے صفحہ پر جلی سرخیوں کے ساتھ یہ وحشت اثر خبر شائع کی ہے۔ کہ

ہندوستان کی انتہاپسند فرقہ جماعتیں۔ جن میں ہندو مہاسبھا۔ جن سنگھ اور راشٹریہ سیوک سنگھ شامل ہیں۔ مسلمانوں کو بھارت سے نکال کر ان کی جائیدادوں پر ہندو تارکان وطن کو بسانے کے لئے ایک منظم منصوبہ تیار کر رہی ہیں۔

مذکورہ بالا جماعتوں نے اس بارہ میں اپنی کوششوں کو مجتمع کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی ہے۔ یہ کمیٹی مجوزہ منصوبہ کی تفصیلات مرتب کرنے کے لئے ۲۴ اکتوبر کو کلکتہ میں اپنا اجلاس بلا رہی ہے ہندوستان کے مختلف صوبوں سے جن میں یوپی بہار اور مغربی بنگال بھی شامل ہیں۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر اس میٹنگ میں شرکت کریں گے انتہاپسند ہندو فرقہ پرست جماعتوں سے پولیس نے وعدے کئے ہیں کہ وہ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے وقت ان کو پوری پوری امداد دے گی۔ اس منصوبہ میں یہ تجویز بھی شامل ہے۔ کہ ہندوستان کے خاص خاص علاقوں میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے۔

ہندوؤں کی متذکرہ جماعتوں کے پچھلے کردار اور ان کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر یہ خبر قطعاً بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی۔ جیسا کہ اس خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں دہلی کے دونوں ملکوں کے درمیان اقلیتی معاہدہ کے بعد جہاں پاکستان میں ایک بھی فرقہ دارانہ فساد نہیں ہوا۔ وہاں بھارت میں ۱۷۵ فرقہ دارانہ فسادات ہو چکے ہیں۔ صرف سالِ رواں میں بھارت میں کم از کم ساٹھ فرقہ دارانہ فسادات ہوئے ہیں۔

بھارت کے یہ حالات نہایت ہی تشویشناک ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کانگرس حکومت ہندوؤں کی ان فرقہ پرست جماعتوں کو ان کے مسلمان کشی رجحانات سے باز رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں بہت سے متعصب لیڈر قسم کے لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق مسلمانوں کی نسل کشی کے حامی ہیں۔ یہی لوگ تھے جو عوام میں اشتعال انگیزی کر کے تقسیم سے پہلے بھی ہندو مسلم فسادات برپا کرواتے تھے۔ اور اب بھی یہی لوگ ہیں۔ جو منقسمہ بھارت میں مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے فرقہ دارانہ فسادات کراتے رہتے ہیں۔

تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ کہ وہ حکومت ہند سے اس کے خلاف پُر زور احتجاج کریں۔ اور اس سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ ان عناصر کا جلد از جلد قلع قمع کرے۔ اور بھارت کے تین چار کروڑ مسلمانوں کو امن و امان اور عزت سے زندگی بسر کرنے کے لئے سازگار فضا تیار کرے۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ کانگرس حکومت بطور خود اس خطرہ کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے اس کا انسداد کرے گی۔ ساتھ ہی ہم ان تمام نیک اور وسیع نظر ہندوؤں سے جن کی تعداد یقیناً بھارت میں بہت زیادہ ہے۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ملک کے ان خطرناک عناصر کی نہ صرف یہ کہ حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ بلکہ انہیں ملیامیٹ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

مولوی محمد جعفر تھانیسری کا حوالہ

ہمارا خیال تھا۔ کہ مولانا غلام رسول صاحب مہر اپنی کتاب کی اشاعت تک خاموش رہیں گے۔ تاکہ ہمیں انہیں پوری طرح سمجھنے کا موقعہ ملے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہمارا خیال غلط نکلا۔ تعجب پر تعجب کہ آپ پھر اپنی تحریر کی اشاعت اور الفضل کے انکار کا قصہ لے بیٹھے ہیں۔ اور پھر اس غیر متعلقہ موضوع پر "آزاد" کے جس پر ان دس اخبارات میں سے جن میں آپ کی تحریر شائع ہو سکتی تھی۔ آپ کی نظر انتخاب ٹھہری ہے۔ تین چار طویل کالم بھر دیئے ہیں۔

ہم مولانا کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کی ناواجب باتوں سے سخت رنج ہوتا ہے۔ کیا مولانا ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ہم نے ان کی تحریر شائع کرنے یا واپس کرنے کے لئے تین دن کا حتمی وعدہ کیا تھا۔ زبانی باتوں میں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔ ہم نے صرف تین چار دن تک یا شاید چند دن تک ضرور کہا ہوگا۔ نہ کہ "پورے تین دن" ایک پل کم نہ بیش کہا تھا۔ ان کے نامہ بر کی خود ساز بات ہو تو ہو۔ ہمیں اس کا علم نہیں۔ لیکن اگر بالفرض تین دن سے پانچ دن بلکہ ایک ہفتہ بھی ہو گیا تھا۔ تو اس کے لئے مولانا کا فرمانا کہ

"میں نے تحریر اس لئے نہیں بھیجی تھی۔ کہ الفضل اسے پانچ مہینے یا پانچ برس رکھ چھوڑے۔ اور جب پوچھوں کہ چھپی کیوں نہیں۔ تو کہہ دے کہ میں نے بے حوصلگی سے کام لیا۔

مولانا کے اس ادعا کو کہاں تک صحیح ثابت کر سکتا ہے کہ ع

دشمنِ "کج بحث" را من مردِ میداں نیستم

کجا پانچ دن اور کجا پانچ مہینے یا پانچ برس۔ کیا اسی قسم کے اندازوں کی بنا پر "تین دن" کا ایسا تعین کیا گیا تھا۔ کہ جس کا شاید وہی مقابلہ کر سکے۔ جو اجل مسمّٰی میں ایک سیکنڈ کا کروڑواں حصہ بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتا۔

مضمون کی واپسی کے متعلق بھی مولانا کو ذہول ہوا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

"بہرحال اب یہ باتیں بالکل بے سود معلوم ہوتی ہیں۔ آپ میری تحریر واپس کر دیں۔"

اگر یہ کلام طنزیہ نہ سمجھا جائے۔ تو اس کے سوا ہم اور کیا کر سکتے تھے۔ کہ آپ کی تحریر واپس کر دیتے۔

باقی مولانا نے الفضل اور ہماری ناچیز ذات کے متعلق جو کلمات حسنہ فرمائے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے عوض میں ہم انہیں پانچ پانچ دعائیں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں ہماری وجہ سے پانچ دن انتظار کی ناحق زحمت اٹھانی پڑی۔ اور انہیں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ "آزاد" کے معیار کو گرنے نہیں دیا۔ البتہ اتنا افسوس ضرور ہے۔ کہ آپ نے اپنے طویل مقالہ میں بھی مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کی تغلیط کے ثبوت میں کوئی ٹھوس شہادت پیش نہیں کی۔ جو کچھ کہا بھی ہے۔ محض آپ کے خواہشاتی طرزِ فکر کی غمازی کرتا ہے۔ سید شہید علیہ الرحمۃ انگریز کو بقول آپ کے خواہ واقعی

"بلاد اسلامیہ پر مسلط شدہ غیر مسلموں میں سب سے بڑھ کر عیار و مکار اور دغاباز"

بھی سمجھتے تھے۔ تو پھر بھی مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کے اس فیصلہ کی تردید نہیں ہوتی۔ کہ

"اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی۔ تو ہندوستان سے سید صاحب رح کو کچھ مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی۔ کہ سکھوں کا زور کم ہو۔" (سوانح احمدی ص ۱۳۹ مصنفہ مولوی محمد جعفر تھانیسری)

انگریز کو بلاد اسلامیہ پر مسلط شدہ غیر مسلموں میں سے سب سے بڑھ کر عیار و مکار اور دغاباز سمجھنا اس بات کے منافی نہیں ہے۔ کہ وہ انگریز کو ایسے تمام غیر مسلموں میں سے سب سے زیادہ امن قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ مذہبی آزادی دینے والے بھی سمجھتے ہوں۔ ایک دشمن کی بعض برائیوں کا ادراک اس بات کا مستلزم نہیں ہے۔ کہ اس کی خوبیوں کا بھی احساس نہ ہو۔

مولانا کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ ۱۸۲۶ء-۳۱ء کے ہندوستان پر نظر ڈالیں۔ کیا اس وقت کوئی ایسی حکومت سوا انگریز کے یہاں تھی۔ جو ملک میں امن قائم کر سکتی تھی۔ بے شک انگریز نے بڑی عیاری مکاری اور دغابازی سے ملک ہتھیا لیا تھا۔ مگر براہ کرم ذرا ان دوسرے غیر مسلموں کا بھی جائزہ لیجیئے۔ جو اس وقت یا اس سے پہلے انگریز کے سوا ہندوستان کے مختلف علاقوں پر حکومت کر رہے تھے۔ پنجاب ہی کو لے لیجیئے۔ یہاں جو حالت تھی۔ وہ امید ہے آپ نے سید شہید رح کے سوانح کے ضمن ہی میں مطالعہ کی ہوگی۔ آپ بے شک اس عہد کی تاریخ از سرِ نو لکھیں۔ انگریز کو جو کچھ چاہیں ثابت کریں۔ مگر اس سے آپ کو بھی انکار کرنا مشکل ہوگا۔ کہ اس وقت ہندوستان میں انگریز کی عملداری کے سوا کہیں بھی امن نہیں تھا۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اس عہد کی تاریخ مولوی محمد جعفر تھانیسری کی روایت کا بولتا ہوا گواہ ہے۔ اگر قیاس آرائی پر ہی انحصار رکھنا ہے۔ تو فرمایئے کیا سید شہید رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امن کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ انگریزی عملداری کو حجت و اعجاز بیاں کا زمانہ قرار دیتے ہوں۔

خدام الاحمدیہ اور اس کے سالانہ اجتماع کی اہمیت

(از مکرم محمد بشیر صاحب شاد مولوی فاضل جامعۃ المبشرین ربوہ)

جوانی کا زمانہ انسان کی زندگی کا ایک نہایت قیمتی زمانہ ہوتا ہے۔ اس عمر میں انسان کو اپنی خداداد طاقتوں اور صلاحیتوں پر کامل بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ بالعموم اس انقلابی دور میں نہایت پختہ ارادہ اور راسخ اور اٹل عزم کا مالک ہوتا ہے۔

طبیعت کی اس جولانی کے زمانہ میں اگر انسان کا رخ صحیح اور فکر صالح ہو تو اس کی یہ بابرکت جوانی دنیا میں زبردست انقلاب و تغیر پیدا کر دینے کا باعث بن سکتی ہے ـــــ نوجوانوں کی انہیں مذکورہ صلاحیتوں استعدادوں اور انہیں قابلیتوں اور اوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے بلکہ یوں کہئے عین وقت کے تقاضوں کے پیش نظر خدا تعالےٰ کے موعود مصلح امام عالی مقام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی نوجوانوں میں ۱۹۳۸ء میں خدام الاحمدیہ کی تحریک کا آغاز فرمایا۔ اس تحریک کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ احمدی نوجوانوں کو اس عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لئے تربیت دی جائے۔ جسے پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ کی بعثت کا مقصد دنیا کے تمام باطل نظاموں کو مٹا کر اور اس دنیا کے تہذیب و تمدن کے قلعہ کو توڑ کر ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھنا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر نوجوانان احمدیت کو اسی مقصد کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ـــــ "میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں۔ جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے والے ہیں موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے اس کی صفائی ۔۔۔۔۔۔ اس کے پلستر ۔۔۔۔۔۔ اسپر رنگ و روغن کرنے ۔۔۔ اس کی کانسوں کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو انسانوں نے اس میں بنایا ہے اسے زمین کے ساتھ لگا دو بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دو اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کر دو جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ ۔۔۔۔۔۔۔ ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشے میں ہم جائیں دنیا کی جس گلی میں سے ہم گزریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں۔ وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے اس سب کو توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو ہمارا کام ہے"

(تقریر فرمودہ برموقعہ سالانہ اجتماع [illegible])

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت ہم میں موجود نہیں۔ لیکن وہ اس عظیم الشان کام کا آغاز اپنے مبارک ہاتھوں فرما گئے ہیں۔ بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اب اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہم احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ اس مشکل اور کٹھن کام کو سرانجام دینے کے لئے جس قدر جدوجہد جس قدر تگ و دو اور جس قدر مساعی اور کوششوں کی ضرورت ہے ان کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اندر وہ جوہر پیدا کریں وہ قوتیں اور صلاحیتیں اور وہ اخلاق و اطوار پیدا کریں۔ جن کے نتیجہ میں ہم مستقبل قریب میں وہ عظیم الشان خوش آیند اور خوشگوار روحانی تغیر و انقلاب پیدا کر سکیں جو درحقیقت ہماری زندگیوں کا حقیقی اور اولین مقصد ہے ـــــ اسلام اس وقت ایک نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے اور دنیا کے تمام مذاہب اس پر اس طرح حملہ آور ہیں جس طرح مردار جانور پر گدھیں ـــــ اسلام کے اپنے "ہمدردوں" نے اسلام کے خوبصورت اور منور چہرہ کو جس طور پر مسخ کرنے کی کوشش کی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ اور دشمنان اسلام کی کوششیں اس کے علاوہ ہیں۔ اسلامی حمیت و غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم چادر غفلت کو اتار پھینکیں اور وقت کی نزاکتوں کو سمجھتے ہوئے دشمنان اسلام کے بالمقابل ایک ایسے لشکر جرار کی تیاری میں ممد و معاون ثابت ہوں جو پورے ہتھیاروں سے آراستہ و پیراستہ اور نئے سے نئے ہتھیاروں سے لیس اور مسلح ہو۔ تاکہ دنیا جاء الحق وزھق الباطل اور سیھزم الجمع ویولون الدبر کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے ـــــ لیکن دنیا کے ظاہری ساز و سامان پر ہمیں اعتماد نہیں۔ ہم ان چیزوں کو اپنی طاقتوں کا اصل سرچشمہ یقین نہیں کرتے اور نہ ہی فی زمانہ ہماری اسلامی فوج کو کسی ظاہری ہتھیاروں سے لیس ہونا ہے۔ ہمارے ہتھیار دنیا کے ہتھیاروں سے نرالے اور انوکھے ہیں۔ لیکن ان سے یقیناً زیادہ کارآمد و کارگر۔

اس اسلامی فوج اور اس کے ہتھیاروں کے ذکر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:- "ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں بلکہ ۔۔۔۔۔۔ دلائل مذہبی دعائیں اور اخلاق فاضلہ یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ انہی توپوں اور تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرانا ہے اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

اب سوال یہ ہے کہ ہم نوجوانان احمدیت کو اپنی کوششوں اور مساعی کو کس رخ پر لگانا چاہیئے اور وہ کونسا پروگرام اور لائحہ عمل ہے۔ جس کو اپنا کر ہم اس مقصد عظیم کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیے:- "کوئی نیا پروگرام بنانا تمہارے لئے جائز نہیں پروگرام تحریک جدید کا ہی ہوگا اور تم تحریک جدید کے والنٹیئرز ہو گے۔ تمہارا فرض ہوگا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

انہی اغراض اور انہی مقاصد کی طرف خدام الاحمدیہ کو بار بار توجہ دلانے کے لئے اور اسی لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے پیش نظر مرکز میں نوجوانان احمدیت کا ایک سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ جس میں خدام الاحمدیہ کو سادہ اور محنت و مشقت کی زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ دینی مذہبی علمی ادبی قلمی اور تقریر کے ذوق و شوق کو ترقی دینے کے لئے اعلےٰ معیار پر دلچسپ مقابلے کروائے جاتے ہیں۔ نمازوں کی پابندی کرنے اور اخلاق فاضلہ کو اپنانے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور تین دن کھلے میدان میں اپنے ہاتھ سے خیمے لگا کر ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ غرضیکہ حضور کے مجوزہ پروگرام کی ٹریننگ کے لئے سال بھر میں اجتماع کے یہ تین دن خاص اہمیت رکھتے ہیں ـــــ مرکز کی برکات سے مستفید ہونے حضور کے ارشادات و نصائح سے استفادہ کرنے اور اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے ابتدائی ٹریننگ حاصل کرنے کی غرض سے ہر خادم کو اس اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے صدق دل سے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کے مشہور شہروں اور قصبوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ ان مجالس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مبارک عہد (جس میں قومی ملی مفاد کی خاطر ہر وقت اپنی جان مال اور عزت کو قربان کرنے کا اقرار کیا جاتا ہے) کو یاد رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے نمائندے بھجوا کر اپنی کامل بیداری اور اجتماعیت کا ثبوت دیں۔

حضور کے نزدیک باہر کی مجالس میں سے زیادہ سے زیادہ اراکین کی اجتماع میں حاضری کس قدر ضروری اور اہم ہے اس کا اندازہ حضور کی ایک سابقہ اجتماع کے موقعہ پر فرمودہ تقریر کے الفاظ سے لگائیے۔ بیرون کی مجالس کے اراکین کی تعداد میں افسوسناک کمی کو دیکھ کر حضور نے فرمایا "جہاں تک اہم باتوں کا سوال ہے ابھی تک خدام ان میں بہت پیچھے ہیں۔ حاضری کو ہی دیکھ لو کتنی کم ہے تو یہ کوئی اچھا نمونہ نہیں۔ بلکہ ایسا نمونہ ہے۔ جسے دشمن کے سامنے پیش کرتے ہوئے ہمارے ماتھے پر پسینے کے قطرے آ جاتے ہیں۔ ہم دوسروں کو برا کہتے ہیں۔ لیکن اپنی حالت بعض باتوں میں ان سے زیادہ کمزور ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت کا نمونہ اکثر باتوں میں دوسری جماعتوں سے بہت اچھا ہے۔ لیکن بعض باتوں میں ہم ابھی تک ان کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ مثلاً خاکساروں کی تعداد ہماری تعداد سے بہت کم ہے اور ہماری جماعت کی نسبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور ان سے بہت زیادہ مقامات پر پائی جاتی ہے اگر خاکساروں کی طرف سے کسی جگہ پر جانے کا اعلان ہو جائے تو بسا اوقات "دو تین ہزار آدمی دو تین مہینے تک ایک ہی ایک ہی شہر میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کی کبھی یہ غرض ہوتی ہے کہ مسٹر محمد علی جناح پر اثر ڈالیں یا گاندھی جی پر اثر ڈالیں اور کبھی یہ غرض ہوتی ہے کہ لکھنؤ جا کر مدح صحابہ کے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں اور ہر شخص اپنے کھانے اور دوسرے اخراجات کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مگر ہمارے خدام کی یہ حالت ہے کہ اپنے سالانہ اجتماع پر کل اکتیس جماعتوں نے نمائندے بھیجے ہیں۔

(تقریر برموقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۵ء)

حضور کے اس ارشاد کو پڑھنے کے بعد ہر وہ خادم جس نے اجتماع میں شرکت کا تاحال فیصلہ نہیں کیا۔ اسے اپنے حالات و کوائف پر غور کر کے اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کرنا چاہیئے یہ فیصلہ ہر شخص سے ایک قربانی چاہتا ہے۔ لیکن جو خادم سچا عہد کر چکا ہے اس کے لئے اپنے نفس کو اس ادنیٰ قربانی کے لئے پیش کرنا کچھ مشکل نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

"جماعتِ اسلامی" کا مطالبہ کس سے ہے؟

(از مکرم محمد رفیق صاحب ۔ لاہور)

آجکل "جماعتِ اسلامی" نے بلند بانگ دعووں اور جاذبات انگیز اپیلوں کے زیرِ سایہ نو نکاتی مطالبہ پر عوام سے دستخط کرانے کی مہم جاری کر رکھی ہے یہ نو نکاتی مطالبہ مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) ملک کا قانون اسلامی شریعت ہو گی۔

(۲) کوئی ایسی قانون سازی نہ کی جائے جو شریعت کے احکام اور اصول کے خلاف ہو۔

(۳) تمام ایسے قوانین کو منسوخ کیا جائے جو شریعت کے احکام یا اصول سے متصادم ہوں۔

(۴) حکومت کا یہ فرض ہو گا کہ ان برائیوں کو مٹائے جنہیں اسلام مٹانا چاہتا ہے اور ان تمام بھلائیوں کو فروغ دے جنہیں اسلام فروغ دینا چاہتا ہے۔

(۵) لوگوں کے شہری حقوق: تحفظ جان و مال آزادیٔ تحریر و تقریر۔ آزادیٔ اجتماع اور آزادیٔ نقل (و حرکت) کو ان کا جرم کھلی عدالتوں میں ثابت کئے بغیر اور انہیں صفائی کا موقعہ دیئے بغیر سلب نہ کیا جائے۔

(۶) لوگوں کو حق ہو گا کہ انتظامیہ یا مقننہ اگر اپنے حقوق سے تجاوز کرے تو وہ ملک کی عدالتوں سے چارہ جوئی کر سکیں۔

(۷) عدلیہ انتظامی حکومت کی مداخلت سے آزاد ہو گی۔

(۸) حکومت اس بات کی ضامن ہو گی کہ ملک میں کوئی شخص بنیادی ضروریاتِ زندگی۔ غذا۔ لباس۔ مکان علاج اور تعلیم سے محروم نہ رہے۔

(۹) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں شامل کر کے ان کے لئے جداگانہ انتخاب کے ساتھ بلحاظ آبادی نشستیں مقرر کر دی جائیں۔

اس مطالبے کا تجزیہ کرنے اور اس کی حیثیت معلوم کرنے کے لئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "جماعتِ اسلامی" کا یہ مطالبہ کس سے ہے؟

اگر یہ کہا جائے کہ "جماعتِ اسلامی" کا یہ مطالبہ حکومتِ وقت سے ہے تو یہ سب کو معلوم ہے کہ اس وقت حکومت مسلم لیگ کی ہے اور "جماعتِ اسلامی" کا کسی غیر جماعت سے کسی قسم کا مطالبہ کرنا ان کی اپنی سیاست کے دیوالیہ پن کی علامت ہے۔ کھلے الفاظ میں اعترافِ شکست ہے بلکہ یوں کہنا بھی نادرست نہیں کہ یہ مطالبہ "جماعتِ اسلامی" کے احساس کمتری کا ایک واضح مظاہرہ ہے۔

اگر ان کا یہ مطالبہ عوام سے ہے تو ظاہر ہے کہ پاکستان میں عوام کی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور اس صورت میں بھی عوام کو اپنے مسلمہ نمائندوں کے بغیر ان کی حکومت سے کسی قسم کا مطالبہ کرنا بالکل بے معنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عوام خوب جانتے ہیں کہ مسلم لیگ ہی وہ جماعت ہے جس نے بڑی لمبی جدوجہد اور قربانی کے بعد پاکستان کو حاصل کیا۔ اور "جماعتِ اسلامی" وہی جماعت ہے جو پاکستان کے مقابلہ میں ہمیشہ روڑے اٹکاتی رہی اور پاکستان کو "جنت الحمقاء" کے نام سے موسوم کرتی رہی۔ اس لئے وہ کسی صورت میں بھی اپنی محسن جماعت (مسلم لیگ) کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔

ان سب باتوں کے علاوہ "جماعتِ اسلامی" کا مطالبہ کوئی ایسا مطالبہ بھی نہیں جس سے مسلم لیگ کو انکار ہو۔ اور مسلم لیگ کی طرف سے کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ وہ اسلامی اصولوں پر ہی پاکستان کا دستور مرتب کر رہی ہے۔ پھر یہ کہ اس رنگ میں مطالبہ کرنا یعنی یونہی عوام کے دستخط کروا کر حکومت کو بھیجنا کوئی دستوری حقیقت نہیں رکھتا اور نہ ہی کوئی حکومت اسے دستوری طریق جان سکتی۔ کیا اس مطالبے پر (جس سے مسلم لیگ کو بھی سوائے نویں مطالبے کے) انکار نہیں ہے) دستخط کروا کر "جماعتِ اسلامی" والے یہ سمجھتے ہیں کہ عوام ان کے ساتھ ہیں؟ ۔ اگر ایسا ہے تو گویا وہ اس بنا پر مسلم لیگ سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں حکومت کی گدی پر بیٹھنے دیا جائے تاکہ اپنے مطالبے کا ہم خود نفاذ کریں۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو "جماعتِ اسلامی کا" یہ ڈھونگ چہ معنی دارد؟

اصل طریق یہ ہے کہ "جماعتِ اسلامی" اول اس بات کا صاف الفاظ میں اعتراف کرے کہ ہم جو پہلے پاکستان کو "جنت الحمقاء" سمجھتے تھے دراصل ہم ہی احمق تھے اور اب ہماری غلطی ہم پر واضح ہو چکی ہے اور ہمیں ہوش آ گئی ہے۔ اس کے بعد اپنے "اسلامی دستور" کا تفصیلی خاکہ عوام کے سامنے پیش کریں تاکہ عوام اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ مملکت ایک ایسی "جنت" کا نمونہ ہو گی جس میں "جماعتِ اسلامی" کے "مہر کردہ مسلمانوں" کے سوا کوئی انسان زندہ نظر نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی باقی رہ گیا تو اس کے گلے میں "کفر" کا بہت بھاری طوق لٹک رہا ہو گا اور اس کے پاؤں میں غلامی کی بیڑیاں ہوں گی ـــــ یہ ایسی مملکت ہو گی جہاں لوگوں کو "جماعتِ اسلامی کے صاحب اقتدار صالح طبقہ" سے اختلاف کرنے کی ہرگز جرأت نہ ہو گی۔ اگر کسی نے "اسلامی دستور" کے خلاف سر مو بھی حرکت کی تو اس کو "باغی" قرار دے کر اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ جہاں "مرتدین" کے خون کی ندیاں بہتی ہوں گی۔ "اسلامی دبدبے" کی دہشت سے ہوا بھی سہمی سہمی چلے گی اور چاروں طرف ہو کا عالم ہو گا یعنی "کامل امن و سکون" ہو گا۔ "جماعتِ اسلامی" کے "بزرگوں" کے ایک ہاتھ میں "قرآن" اور دوسرے ہاتھ میں تکفار کے خون سے آلودہ تلوار ہو گی۔ جس میں تازہ بتازہ خون کے قطرے ہر وقت ٹپکتے رہتے ہوں گے ـــ بلکہ ان "بزرگان" کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ کھیل رہی ہو گی اور ان کی ہیئت کذائی زبان حال سے پکار رہی ہو گی ؎

اب یہاں کوئی نہیں۔ کوئی نہیں آئے گا

"جماعتِ اسلامی کا دستور ـــ زندہ باد"

اس کے بعد بھی اگر عوام ان کا ساتھ دیں تو پھر ؎

جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

اور اگر عوام میں ابھی اتنی "سمجھ بوجھ" نہ ہو کہ آپ کے "اسلامی دستور" کی حمایت کر سکیں اور ابھی تک ان میں یہ "حماقت" موجود ہو کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من اندازِ قدرت را مے شناسم

کے مصداق آپ کو پہچان لیتے ہوں کہ آپ وہی "خونی ملاں" ہیں۔ جنہوں نے پہلی اسلامی مملکتوں کو پارہ پارہ کیا۔ آپ کا شیوہ اب بھی "کافر گری" اور مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ دست و گریبان کرنا ہے۔ آپ کو اب بھی مسلمانوں کا اکٹھا ل کر بیٹھنا ایک آنکھ نہیں بھاتا اور آپ کے "دستورِ اسلامی" سے جو جمہوری اوصاف سے بالکل خالی ہے ہرگز امن نہیں رہ سکتا۔ تو آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ اور خوب غور کریں کہ آخر کیا بات ہے کہ لوگ آپ کا ساتھ نہیں دیتے اور باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے انتخابات میں آپ بالکل سپاٹ آ رہے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعایت

چونکہ احباب اور دکاندار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دی جائے:

نقد فروخت کے لئے

(۱) ۲۶/- روپے سے ۵۰/- روپے تک کے خریدار کو ۲ آنے فی روپیہ کمیشن دی جائیگی

(۲) ۵۱/- " " ۷۵/- " " " ۲½ " " "

(۳) ۷۶/- " " ۱۰۰/- " " " ۳ " " "

(۴) ۱۰۱/- " " ۲۰۰/- " " " ۳½ " " "

(۵) ۲۰۰ روپے سے زائد کے خریدار کو ۴ آنے فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی (انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں:۔

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد ۸/- مجلد ۹/- روپے

(۲) " " درمیانہ " " ۶/- " ۷/- "

(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلیٰ بے جلد ۳/۴ " ۴/-

(۴) " " " درمیانہ " ۲/۱۲ " ۳/۸

(۵) نزول المسیح قیمت بے جلد ۲/۸ مجلد ۳/۴ روپے

(۶) تحفہ گولڑویہ " " ۲/۸ " ۳/۴ "

(۷) ازالہ اوہام " " ۴/- " ۴/۱۲ "

(۸) فتح اسلام " " ۰/۶/- " ۰/۱۰/-

(۹) توضیح مرام " " ۰/۶/- " ۰/۱۰/-

(۱۰) مسیح ہندوستان میں " " ۱/-/- " ۱/۱۰/-

(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز بے جلد ۱/۲ " ۱/۶/۰

(۱۲) سبز اشتہار " ۰/۴/- " ۰/۸/-

(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد بے جلد ۰/۴/- مجلد ۰/۷/-

(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " ۰/۲/- " ۰/۵/۰

(۱۵) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم " ۲/۸/۰ " ۳/۴/-

(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت ۲/۸ روپے

(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد ۰/۴/- مجلد ۰/۱۰/-

(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ۶/۸/- روپے

(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ ۶/۸/- "

(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد ۱/۸/- روپیہ

(۲۱) آئینہ کمالات اسلام " " ۶/-/- مجلد ۶/۱۲/- روپے

(۲۲) چشمۂ معرفت " " ۴/-/- " ۵/-/-

(۲۳) چشمہ مسیحی " " ۰/۶/- " ۰/۱۰/-

(۲۴) روئیداد مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی " ۰/۲/- " ۰/۵/-

"خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر" کا دوسرا ایڈیشن یکم نومبر ۱۹۵۲ء تک رقم آجانے پر مل سکتا ہے۔

(پہلے اعلان میں غلطی سے یکم اکتوبر لکھا گیا ہے) (مینیجر الفضل)

بکھرتے جاتے ہیں شیرازۂ اوراقِ اسلامی
چلیں گی تندبادِ کفر کی یہ آندھیاں کب تک

(ہمیں بصورت پوسٹر مندرجہ ذیل مضمون موصول ہوا ہے۔ جو انجمن نوجوانانِ اسلام پنجاب کی طرف سے شائع کیا گیا ہے) (ادارہ)

ہمارا عقیدہ

ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارا عقیدہ حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی ہے۔ جو جمہور اہل سنت والجماعت کا ہے۔

مجلس احرار کے رہنما محض سیاسی بدعمالیوں کی وجہ سے اور اس لئے کہ کانگرس کے ہوشیار رہنماؤں نے مسلمانوں میں سے ان اپنے رفقاء کار جو بالکل ان کے ہی کار آمد تھے۔ ان کی ایک علیحدہ جماعت بنادی۔ تاکہ جو کام کانگرس اپنے نام سے مسلمانوں سے نہ کرا سکے وہ اپنے ان پالتو کارکنوں سے مسلمانوں میں پھیلا دیں یہ وہی مجلس ہے۔ جس نے مسلم لیگ پاکستان اور قائد اعظم کی ہمیشہ مخالفت کی اور گالیاں دیں۔

احرار کے چند خرافات ملاحظہ ہوں۔

ا۔ دس ہزار جناح۔ شوکت اور ظفر۔ جواہر لال کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں (خطبہ صدر مجلس احرار) (۲) یہ قائد اعظم ہے یا کافر اعظم (سیکرٹری مجلس احرار) (۳) پاکستان ایک خون خار سانپ ہے۔ جو سنہ ۱۹۴۷ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک بہیرا ہے (اخبار احرار ۱۹ر نومبر سنہ ۱۹۴۶ء) ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں۔ (خطبات احرار) پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا۔ جو پاکستان کی (پ) بھی بنا سکے۔

لیگ کو ناکامیاب کرنے کے لئے احرار نے جو ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ اس میں احرار نے آخری انتخابات کے موقع پر لیگ کے امیدواروں کے مقابلے میں اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ یہی شیخ حسام الدین جو اسلام کے درد میں احراری سٹیج پر چیختے ہیں۔ شیخ صادق حسن صاحب کے مقابلہ میں منہ کی کھا چکے ہیں اور چاروں شانے چت گر چکے ہیں۔ جب پاکستان بن گیا اور یہ ٹولی اپنی موت خود مر گئی۔ اسلامی سیاسیات کے یہ پٹے ہوئے مہرے دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک حصہ بھارت میں اور دوسرا اسی پاکستان میں جس کی یہ مخالفت کرتے تھے دبکے پڑے رہے۔

احرار کو اپنا اقتدار حاصل کرنا ہے

اس ٹولی نے اپنے اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے ٹسوے بہانے شروع کر دیئے۔ اور میدان میں آگئے کہ سر ظفر اللہ کا عقیدہ خراب ہے۔ وہ مرزائی ہے۔ اس کو وزارت سے نکال دیا جائے۔ جب موچی دروازہ کے چند لوگوں نے نعرے لگا کر ان کی حوصلہ افزائی کر دی۔ تو جھٹ مسلمان فرقوں میں فساد کرانے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا۔ تاکہ پاکستان والوں کا سر پھٹول ہو اس کی سالمیت تباہ کر دی جائے۔ اور اس خطرے کا ازالہ ہو جائے۔ جس سے ہندو آقا لرزہ براندام تھے کہ اگر پاکستان متحد رہا۔ تو جہاد کا خطرہ باقی ہے۔ اور آپس کے سر پھٹول سے ہی یہ خطرہ دور ہو سکتا ہے۔ جھٹ تجویز آگئی۔ کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس صوبے کا امن پہلے درہم برہم کیا۔ جو بھارت کی سرحد پر واقع ہے۔ اور مسلمانوں کی دوسری چھاؤنی صوبہ شمال مغربی سرحد میں آگ سلگانے کا منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔

مسلمانو خدا کے لئے سوچو! کیا آج ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ بنائے گئے ہیں۔ یہ پانچ سال کی بات ہے۔ کیا آج مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ پون صدی کی بات ہے۔ اب مسئلہ کشمیر آخری فیصلہ کے لئے زیر بحث ہے۔ اس وقت یہ راگ الاپنا اپنے اندر کتنی غداریاں اور بددیانتیاں چھپائے ہوئے ہے۔

ناموسِ مصطفےٰ ؐ

اگر روزانہ ایک ہزار آدمی نبوت کا دعوے کریں۔ وہ غلاموں میں سے ہوں یا دشمنوں میں سے ناموسِ مصطفےٰ ؐ خدا کی طرف سے محفوظ ہے۔ نہ اس کو خطرہ تھا نہ ہے یہ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اور غلط جوش پیدا کرنے کے لئے آڑ بنایا ہے۔

حکومت سے درخواست

جو فتنہ و فساد احراری ٹولی نے چند بھولے بھالے مولویوں کو بلا کر اور چندہ کرا کے غنڈوں کو ساتھ لے کر شروع کر رکھا ہے۔ اس فساد نے صوبے کے امن کو خراب کر دیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں محنت و جانفشانی سے صوبہ کے جواں بخت وزیر اعلیٰ نے امن و امان اور ترقی کے سامان پیدا کر دیئے تھے۔ تمام فرقے سر جوڑ کر مطمئن زندگی بسر کر رہے تھے۔ کہ اشرار کی ٹولی نے صوبے کا امن تباہ و برباد کر دیا۔ ضرورت ہے کہ ان کے منہ میں ایک آہنی لگام دی جائے۔ ورنہ خدانخواستہ کئی ملتان بن جائیں گے۔ یہ لوگ پولیس کو بھی پھسلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے محاسبے کی نظر رکھی جائے اور حکام کو ان کے شر اور فساد سے غیر جانبدار رکھا جائے۔

حضرت مولانا ظفر علیخان کے چند الہامی شعر

میں نے کل پوچھا یہ صدر مجلس احرار سے
بندہ پرور آپ کیوں ہیں خاکساروں کے خلاف
گر عقائد کی بنا پر آپ کی ہے ان سے جنگ
کیوں نہیں ہیں آپ پھر زناداروں کے خلاف
چار مشرک ہیں پٹیل و گاندھی و نہرو و گھوش
کاش ہوتی آپ کی یلغار چاروں کے خلاف
ہنس کے فرمانے لگے ارشاد عالی ہے بجا
ہو تو جائیں ہم بھی ان مرداروں کے خلاف
پل رہے ہیں ان کے چندوں پر مگر احرار ہند
پھر وہ کیوں ہوں اپنی ان پروردگاروں کے خلاف
کانگرس نے پال رکھے ہیں مدینہ کے کچھ اونٹ
عالم اسلام ہے ان بے مہاروں کے خلاف

مجلس احرار سے آخری درخواست

ہم نے اپنے اشتہار نمبر ۲ میں بھی اپیل کی تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کو لڑانے کا مشغلہ چھوڑ دیں۔ اور پیٹ پالنے کے لئے کوئی شریفانہ مشغلہ اختیار کریں اور اپنے ہندو آقاؤں کو راضی رکھنے کے لئے کوئی ایسی سکیم چلائیں۔ جس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

علمائے کرام!

آپ نے نبی پاک ؐ کی محبت میں یہ نہ سوچا۔ کہ احراری ٹولی آپ کو غلط استعمال کر رہی ہے۔ اگر خدانخواستہ ناموسِ مصطفےٰ ؐ خطرے میں ہوتا۔ تو ہم نوجوان سب سے پہلے گولیاں کھاتے۔ نوجوان مسلمان علماء کی غلط روش کی وجہ سے لادینیت کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ اپنی کفر گن مشینوں کو بند کریں مسلمان آپس کی لڑائی سے تنگ آگئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جو حال علماء کا ترکی میں ہوا ہے۔ وہ پاکستان میں نہ ہو جائے۔ ہمارے دل میں آپ کی عزت و احترام ہے۔ المشتہر:۔

ڈاکٹر محمد حسین پریذیڈنٹ انجمن نوجوانانِ اسلام پنجاب لاہور

ایک غیر احمدی دوست کیطرف سے مودودی صاحب سے چند سوالات

مکرم غلام کبریا خان صاحب آف رحیم یار خان ایک غیر احمدی دوست ہیں۔ انہوں نے بعض سوالات مولوی مودودی صاحب کو ان کی تفسیر القرآن کے متعلق ارسال فرمائے ہیں۔ جن میں سے چند سوالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ سوالات دلچسپی کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔

تفہیم القرآن کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔ اور میں چونکہ خود اوسط درجے کا تعلیم یافتہ ہوں۔ اور عربی سے اچھی طرح واقف نہیں ہوں۔ اس لئے آپ کی اس عام فہم خدمت قرآنی سے مستفید ہوا۔ خداوند کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ آپ نے اس خدمت سے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ آپ نے چونکہ مقدمہ کے اخیر میں پڑھنے والوں کو اس امر کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ کہ اگر کسی کے ذہن میں کچھ سوالات جواب طلب باقی رہ جائیں۔ تو آپ کو مطلع کریں۔ اس بناء پر جرأت کر کے مندرجہ ذیل سوالات پیش خدمت کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کے متعلق مزید وضاحت فرمائیں گے۔

تقیہ آیت ۲۸ کے حاشیہ ۲۶ میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"لہٰذا اپنے بچاؤ کے لئے اگر بدرجہ مجبوری کبھی کفار کے ساتھ تقیہ کرنا پڑے تو وہ بس اسی حد تک ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کے مشن اور اسلامی جماعت کے مفاد اور کسی مسلمان کی جان و مال کو نقصان پہنچائے بغیر تم اپنی جان و مال کا تحفظ کر لو۔" (صفحہ ۲۴۲)

اس آیت مقدسہ میں بظاہر تو تقیہ کی اجازت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر آپ کا یہ استنباط ہے۔ تو اس کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ ؓ کے عمل سے بھی کوئی ثبوت ہونا چاہیئے تھا۔ جس سے پتہ چلتا۔ کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے کبھی ایسا تقیہ کیا یا نہیں؟

توفی آیت ۵۵ کی ترجمانی آپ نے یوں فرمائی ہے۔ کہ متوفیک کے معنی "تجھے واپس بلا لوں گا" کئے ہیں۔ اور حاشیہ ۵۱ میں تحریر ہے کہ

"توفی کے اصل معنی لینے اور وصول کرنے کے ہیں "روح قبض کرنا" اس کا مجازی استعمال ہے۔" (صفحہ ۲۵۵)

توفی کا لفظ قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے۔ مثلاً والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الخ ۲/۲۳۴ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں کہیں بھی لفظ توفی استعمال ہوا ہے۔ مجازی ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ ؑ کے متعلق ہی اصل معنوں میں آیا ہے کہ "تجھے واپس بلا لوں گا" لیکن یہاں پھر بھی یہ بات رہ جاتی ہے کہ زندہ واپس بلا لیا یا فوت کر کے۔

رفع آیت ۱۵۸ کے حاشیہ ۱۹۵ میں بل رفعہ اللّٰہ الیہ کی تشریح آپ نے لکھا ہے

"پس قرآن کی رو سے زیادہ مطابقت اگر کوئی عمل رکھتا ہے۔ تو وہ صرف یہی ہے۔ کہ رفع جسمانی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے۔ اور موت کی تصریح سے بھی بلکہ مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کا ایک غیر معمولی ظہور سمجھتے ہوئے اس کی کیفیت کو اس طرح مجمل چھوڑ دیا جائے۔ جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے۔" (صفحہ ۴۲۱)

مسلمانوں میں حضرت مسیح کے متعلق بعض لوگ وفات کے قائل ہیں۔ اور عام مسلمان حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن آپ نے درمیانی راہ اختیار کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جس سے تفہیم کی بجائے تذبذب پیدا

ہوتا ہے۔ اس درمیانی راہ کی آخر کیا ضرورت ہے۔ اور پھر جہاں آپ تشریح ضروری خیال نہیں فرماتے وہاں آپ یہ لکھ دیتے کہ

"خود اللہ تعالےٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے۔"

یہ لفظ مجمل آپ نے کئی جگہ لکھا ہے۔ میرے لئے یہ بات باعث صد تعجب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا دعویٰ تو مفصل ہونے کا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

افغیر اللہ ابتغی حکماً وھوالذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً $\frac{6}{114}$

فرقہ بندی:۔ آیت ۱۵۹ کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور گروہ گروہ بن گئے۔ یقیناً ان سے تیرا کچھ واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے۔" صفحہ ۲۰۲

کیا یہ وعید مسلمانوں کی موجودہ فرقہ بندی پر تو عاید نہیں ہوتی۔ امید ہے۔ کہ آپ واضح فرمائیں گے۔

(المسلح کراچی)

اخبار اہلحدیث کی ضرورت

مجھے اخبار اہلحدیث کا وہ پرچہ چاہیئے۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور حضور کی مباہلہ والی تحریر کو منظور نہ کیا۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو۔ تو قیمتاً یا مفت جیسے وہ چاہیں۔ میرے نام بھجوا دیں۔ خاکسار محمد ذکاء اللہ خاں سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ پتوکی ضلع لاہور۔

مجید احمد کے متعلق اطلاع

۷ اراکتوبر کے "الفضل" میں مولوی عبدالکریم صاحب کراچی کی طرف سے ایک اعلان میرے لڑکے مجید احمد کے متعلق شائع کرایا گیا ہے۔ حالانکہ میرے علم کے مطابق" مولوی صاحب موصوف جانتے ہیں۔ کہ مجید احمد کہاں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ غلط اعلان کسی خاص غرض کے پیش نظر کرایا گیا ہے۔

(خاکسار غلام نبی سابق ایڈیٹر "الفضل" حال کھاریاں)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

تجارتی مال و تجارتی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بارے میں نظارت بیت المال ربوہ سے رسالہ مسائل زکوٰۃ منگوا کر مطالعہ کریں۔ اور اس پر عملدرآمد کر کے اپنی تجارت و اموال میں برکت حاصل کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

رسالہ مصباح کے متعلق کچھ

محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ امیر جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں شروع سے رسالہ مصباح پڑھ رہا ہوں۔ اس کے مضامین ہمیشہ ہی مستورات کی دینی و دنیاوی اصلاح کے حامل ہوتے ہیں۔ اور ان کا اخلاقی معیار بہت بلند ہوتا ہے۔ اور اس کو بغیر کسی نقصان کے خوف کے مستورات کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ماہ ستمبر کا شمارہ اپنے اندر ایک خاص جاذبیت رکھتا ہے۔ اور اس کے مضامین تقریباً سب کے سب نہایت دلچسپ اور عمدہ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اگر رسالہ کا یہی معیار قائم رکھا گیا۔ تو یہ طبقہ نسواں کی اصلاح اور تربیت کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگا۔ اور قبولیت عامہ کا درجہ حاصل کرلیگا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ اس رسالہ کو پہلے سے بھی زیادہ مفید اور دلچسپ بنا سکیں۔ آمین۔"

ادارہ مصباح تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے امید کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے سعی بلیغ فرماویں گے۔ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن مجید جو حضور مستورات ربوہ کو دیتے ہیں۔ مصباح میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس لئے مصباح کا ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا ضروری ہے۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

اعلان دارالقضاء

عالم بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد الدین صاحب نے مبلغ ۲۲۵ روپے اور شریفہ شوکت صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب بٹ نے مبلغ ۲۸۰ روپے بابت تعاونی کمیٹی مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ دتہ صاحب سیکرٹری تعاونی کمیٹی سے دلائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ حمیدہ بیگم صاحبہ کا موجودہ پتہ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ان دعاوی کا تحریری جواب دیں اور بتاریخ ۷ $\frac{12}{52}$ اصالتاً حاضر ہو کر یا بذریعہ نمائندہ مختار پیروی مقدمات کریں۔ ورنہ ان کی غیر حاضری میں کارروائی کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ (ربوہ پاکستان)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تصحیح

موصی حضرات کی چوتھی فہرست مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۷ میں ایک نام زکوٰۃ دہندہ "میاں عبدالحمید" شائع ہو گیا ہے۔ صحیح نام "سید عبدالمجید صاحب پنشنر ماڈل ٹاؤن لاہور" ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ہندوستان سے مسلمانوں کا وجود مٹانے کیلئے فرقہ پرست جماعتوں کا مشترکہ پروگرام

مسلمان دشمن جماعتوں نے مشترکہ لائحۂ عمل تیار کرلیا

کراچی ۲۳ر اکتوبر - ہندو مہاسبھا جن سنگھ - راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندوستان کی دوسری کٹر فرقہ پرست جماعتوں نے مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے اور ان کی جگہ ہندو تارکانِ وطن کو آباد کرنے کے لئے ایک زبردست پروگرام پر عمل درآمد شروع کردیا ہے۔ اور ڈھاکہ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے ایسوسی ایٹڈ پریس کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ ان جماعتوں نے اپنی سرگرمیوں میں ربط اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ ۲۴ر اکتوبر کو کلکتہ میں اس کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے گا جس میں پروگرام کی تفاصیل مرتب کی جائیں گی۔

بہار۔ مغربی بنگال اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر کلکتہ پہونچکر اس اجلاس میں شرکت کریں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق ہندوستانی مسلمانوں کی جلاوطنی کے اس پروگرام کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ان جماعتوں کو پولیس کی امداد کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اس پروگرام کے تحت ہندوستان کے چیدہ علاقوں میں مسلمانوں کو تہ تیغ کیا جائے گا۔ دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تری پورہ کی ریاست میں مسلمانوں کی جائدادوں کو بے دریغ لوٹا جارہا ہے۔ اور ریاست کے مسلمان باشندوں کو مار مار کر پاکستان کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سرحدوں پر ہندوستانی چوکیاں ان مسلم مہاجرین کو بڑی تعداد میں بلا روک ٹوک مشرقی بنگال میں داخل کررہی ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس راہداری کی دستاویزات نہیں ہیں

اسی دوران میں مغربی بنگال کے اخبارات فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھانے کے لئے مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے ترک وطن کے متعلق بڑی بڑی اشتعال انگیز خبریں شائع کررہے ہیں اور پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ زیادتیوں اور بدسلوکیوں کی بے سروپا اور بے بنیاد افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ اس قسم کی افواہوں کی مسلسل اشاعت سے۔ یہاں یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے فرقہ پرست عناصر اپنے انہی پرانے اور جانے پہچانے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں جنہیں وہ اس سے قبل استعمال کرچکے ہیں۔

پاکستانی حکام ان افواہوں کی قطعی طور پر تردید کرچکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہندی فرقہ پرست عناصر اپنی مذموم سرگرمیوں سے باز نہیں آرہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں دہلی کا اقلیتی معاہدہ قلم بند ہونے کے بعد سے پاکستان میں فرقہ وارانہ فساد کی ایک بھی واردات نہیں ہوئی اس کے برعکس ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس عرصہ میں چھوٹے اور بڑے ۱۷۵ فرقہ وارانہ فسادات ہوچکے ہیں۔ صرف سال رواں کے دوران میں ہی ساٹھ سے زیادہ فرقہ وارانہ فساد ہوچکے ہیں

(روزنامہ آفاق)

جنرل نجیب اگلے ہفتے سوڈان کے متعلق اپنی پالیسی واضح کرینگے

لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے سوڈان کو اندرونی طور پر خودمختاری دینے کا اعلان تو کل کرلیا تھا۔ مگر ملک کے لئے آئندہ بین الاقوامی پوزیشن کے متعلق سمجھوتے کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ خودمختاری کے اعلان کا جو مسودہ سوڈان کے گورنر جنرل نے گزشتہ مئی میں حکومت برطانیہ اور مصر کو ارسال کیا تھا۔ اس کی بابت مصر کے نظریات ابھی تک معلوم نہیں ہوسکے۔ تاہم توقع ہے کہ جنرل نجیب اگلے ہفتے کے آخر تک برطانی سفیر کو سوڈان کے سلسلے میں اپنی پالیسی کا مکمل بیان دے دیں گے۔ برطانیہ نے جس مسودے کو منظور کیا ہے۔ اس میں صرف اس وزارتی کونسل یا پارلیمنٹ کے ساتھ گورنر جنرل کے تعلقات کی درخواست کی گئی ہے جو قائم کی جائے گی۔

کشمیری مہاجرین کی عارضی آبادکاری

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ۶ ضلعوں میں کشمیری مہاجرین کو عارضی طور پر بسانے کا فیصلہ کیا ہے اور ۹۰ ہزار ایکڑ زمین پر آبادکاری کا منصوبہ مکمل کرلیا گیا ہے

جماعت اسلامی تیرہ سو سال کے مسلّم اسلام سے الگ کوئی نئی چیز معلوم ہوتی ہے

از مولانا عبدالماجد دریابادی مدیر صدق جدید

"جماعت اسلامی وہ واحد ممتاز جماعت ہے۔ جو مسلم قوم کی مادی اور فرقہ داری مفاد سے کوئی تعلق نہیں رکھتی خواہ یہ مفاد معاشرتی یا سیاسی ہو یا معاشی۔ بلکہ اس کا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ سارے انسانوں کو اللہ تعالےٰ کے وجود کو تسلیم کرنے کی دعوت دی جائے۔ اور اس کے احکام کو اپنی زندگیوں میں بجا لایا جائے جماعت اسلامی کے نزدیک انسانوں کو انسان بنانے والی چیز اس کا اخلاقی وجود ہے۔ اور زندگی میں اخلاق کی بنیاد اللہ کے تصور پر رکھی جاسکتی ہے"۔

یہ وہ صفائی ہے جو اپنی جماعت کے غیر سیاسی اور صرف اخلاقی و انسانی مسلک کے متعلق "جماعت اسلامی" کے ایک رکن نے اپنے افسر کے سامنے پیش کی (جبکہ اور بھی طویل عبارتیں اسی مفہوم کے ساتھ جماعت کے ترجمانوں زندگی اور الانصاف میں شائع ہو رہی ہیں) بلکہ اگر اصل تحریر انگریزی میں تھی تو عجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے بجائے "گاڈ" ہی ہو — اس سے قطع نظر کہ ایسی صفائی غیر مسلم حاکم کے سامنے پیش کرنا خودداری کے کہاں تک موافق تھا۔ اصل سوال یہ ہے۔ کہ مفاد ملی کے ہر پہلو سے اتنی بے تعلقی و اعراض کے بعد جماعت کو عام امت اسلامی سے کسی تعاون کی توقع رکھنے کا حق ہی کیا باقی رہ جاتا ہے؟ اور پھر جماعت کی بنیاد اگر محض خدا پرستانہ اخلاقی و انسانی قدروں پر ہے۔ تو اس میں اور یورپ کی [illegible] جماعت میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے؟ خدا کے نفس وجود سے چند ملحدوں کو چھوڑ کر باقی دنیا میں اختلاف ہی کس قوم کس جماعت کو ہے؟ ہندو مسیحی۔ یہود سب اپنے نزدیک "خدا" ہی کے احکام کی تو اطاعت کر رہے ہیں۔ دنیا کو جرأت کے ساتھ بتانا یہ تھا۔ کہ ہم معاد و آخرت سے متعلق مخصوص متعین عقائد رکھتے ہیں۔ اور خدا کی قدرت و صفات سے متعلق صرف ان تصورات کے قائل ہیں جو قرآن نامی ایک کتاب اور محمد رسول اللہ کی وحی و ہدایت کے ماتحت ہم تک پہنچے ہیں — یہ کوئی مخالفانہ تنقیص و تعریض نہیں۔ ایک مخلصانہ و ہوا خواہانہ مشورہ ہے۔ اور جماعت کے اخباری نقیبوں سے نہیں۔ بلکہ جماعت ہند کے سنجیدہ امیر اور ان کے خاص رفیقوں سے عرض ہے کہ اس کو کھلے ذہن کے ساتھ سوچیں۔ یہ کوئی اتفاقی اور پہلی تحریر نہیں۔ بارہا اس قسم کی تحریریں ذمہ دار ارکانِ جماعت کے قلم سے نکل چکی ہیں۔ جن سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے جماعت ۱۳½ سو سال کے مسلّم اسلام سے الگ کوئی نئی سی چیز ہے۔

(نوائے وقت ۲۳ر اکتوبر)

برٹش کونسل پاکستانی یونیورسٹیوں کے مطالبات پورے نہ کرسکے گی

لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ برطانوی کونسل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان اور بھارت کی یونیورسٹیوں کو بتایا ہے کہ پاکستان بھارت اور سیلون کی یونیورسٹیوں اور انگریزی میں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے خواہش مند افراد کی طرف سے جو مطالبات کئے جارہے ہیں۔ ان کا صرف قلیل حصہ پورا کیا جاسکتا ہے۔

ان تینوں ممالک نے انگریزی دانی کے معیار کو بلند رکھنے کے لئے کونسل کی امداد طلب کی ہے۔ یہ معیار اس حد تک گرتا جارہا ہے۔ کہ ان ممالک میں تعلیمی سیاسی اور اقتصادی صورت حال کے بگڑنے کا احتمال ہے۔ تینوں ممالک کے بعض اہم ترین تعلیمی مراکز نے اساتذہ کو تربیت دلانے کے لئے ماہرین مہیا کرنے کی درخواست کی ہے۔ (اسٹار)